مصطفی کا ایک حق اطاعت بھی ہے

فضیلۃ الشیخ ماجد بن سلیمان الرسی

ترجمة أردية لخطبة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي بعنوان:

من حقوق المصطفى– طاعته

للتواصل مع المترجِم:

@Ghiras_4T

Ghiras4Translation@gmail.com

مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حق اطاعت بھی ہے

پہلا خطبہ:

إن الحمد لله نحمده ، ونستعينه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ)

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا)

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا)

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، اور (دین میں) ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرو، جان رکھو کہ اس امت کو اللہ تعالی نے یہ اعزاز بخشا کہ سب سے افضل مخلوق کو ان کا نبی اور رسول بنایا، جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہ حقیقت میں اخلاق واطوار، علم اور عمل کے اعتبار سے تمام لوگوں سے افضل تھے۔اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ نصح وخیر خواہی کرنے کا حکم دیا ہے، تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دین نصح وخیر خواہی کا نام ہے"۔

ہم (صحابہ) نے عرض کیا: کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا: اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے اماموں اور ان کی عوام کے لئے "[1]۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصح وخیر خواہی کے معنی کیا ہیں؟ اس کی وضاحت میں ایک عالم کا قول پیش کرتے ہوئے نووی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نصح وخیر خواہی کرنے کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی رسالت وپیغامبری کی تصدیق کی جائے، آپ جو بھی تعلیمات لے کر آئے ان پر ایمان لایا جائے، آپ کے اوامر ونواہی میں آپ کی اطاعت کی جائے، آپ کی زندگی میں اور وفات کی بعد بھی

[1] اس حدیث کو امام مسلم (۵۵) نے روایت کیا ہے۔

آپ کی نصرت ومدد کی جائے، جو آپ کو دشمن رکھے اس سے دشمنی کی جائے اور جو آپ کو دوست رکھے اس سے دوستی کی جائے، آپ کے حقوق کی تعظیم وتوقیر کی جائے، آپ کے طریقے اور سنت کو زندہ کیا جائے، آپ کی دعوت کو پھیلایا جائے، آپ کی شریعت کو نشر کیا جائے، شریعت کی طرف منسوب کی جانے والی تہمت سے اس کی نفی کی جائے، شرعی علوم کو رواج دیا جائے، اس کے معانی ومفاہیم کی فہم حاصل کی جائے، اس کی طرف لوگوں کو بلایا جائے، اس کی تعلیم وتعلم میں لطف ومہربانی سے کام لیا جائے، اس کے مقام ومرتبہ کو بلند وبالا کیا جائے، اس کی تعلیم کے وقت ادب واحترام کا پاس ولحاظ رکھا جائے، اس کے تعلق سے بغیر علم کے بات نہ کی جائے، شرعی علوم کے ماہرین کی قدر کی جائے کیوں کہ وہ ان علوم کی نسبت رکھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وآداب سے خود کو مزین کیا جائے، آپ کے اہل بیت اور صحابہ سے محبت رکھی جائے، آپ کی سنت میں بدعت پیدا کرنے والے اور صحابہ کرام کی عزت و ناموس پر انگلی اٹھانے والے جیسے گستاخوں سے دوری اختیار کی جائے"[2]۔ انتہی

---

[2] شرح النووی علی صحیح مسلم

اے مسلمانو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا آپ کے ساتھ نصح وخیر خواہی کرنے کی ایک عظیم ترین شکل ہے جیسا کہ اہل علم کے مذکورہ کلام میں اس کا بیان آیا ہے ، ایسا کیوں نہ ہو جب کہ اللہ تعالی نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ذکر کیا ہے اور اپنی مخلوق کو یہ تعلیم دی ہے کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اللہ تعالی فرماتا ہے:

ترجمہ: اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کرے اسی نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس دین کو اللہ عزیز وبرتر کے پاس سے لے کر آئے، وہ اللہ کے پیغامبر اور مبلغ تھے، آپ نے اپنی جانب سے کوئی چیز نہیں پیش کی، اللہ تعالی نے اپنے نبی سے کہا:

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں ، میری جانب وحی کی جاتی ہے۔

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ۳۳ مقامات پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے[3]، مثلاً فرمایا:

ترجمہ: تمہیں جو کچھ رسول دے اسے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ۔

نیز فرمایا:

ترجمہ: اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالی کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

اللہ تعالی مزید فرماتا ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو اور اس (کا کہنا ماننے) سے روگردانی مت کرو سنتے جانتے ہوئے۔

فرمان باری تعالی ہے:

[3] شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ۳۰ سے زائد مقام پر رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے، اپنی اطاعت کے ساتھ رسول کی اطاعت کو ذکر کیا ہے، اپنی مخالفت کے ساتھ رسول کی مخالفت کو ذکر کیا ہے، نیز اپنے اسم کے ساتھ آپ کے اسم کا ذکر فرمایا ہے، چناں چہ اللہ کے ذکر کے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جاتا ہے (مجموع الفتاوی: ۱۹/ ۱۰۳) آجُری نے بھی اپنی کتاب "الشریعۃ" ص: ۴۹ میں یہی بات لکھی ہے۔

ترجمہ: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔

احادیث نبویہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وفرمانبرداری کی ترغیب دی گئی ہے، آپ کے طریقے پر چلنے، آپ کی سنت کی پیروی کرنے اور آپ کے اوامر ونواہی کی تعظیم کرنے کی رغبت دلائی گئی ہے، اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا" صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا: جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا[4]۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی"[5]۔

---

[4] اسے بخاری (۷۲۸۰) نے روایت کیا ہے۔

[5] اسے بخاری (۷۱۳۷) اور مسلم (۱۸۳۵) نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اسے بجالاؤ جس حد تک تم میں طاقت ہو"[6]۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم سارے لوگ جنت میں داخل ہوگے، ماسوائے ان کے جو انکار کر دیتے ہیں اور اونٹ کے بدکنے[7] کی طرح (اللہ اور رسول کی) اطاعت سے بغاوت کر جاتے ہیں" صحابہ نے عرض کی: بھلا جنت میں جانے سے کون انکار کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے (گویا جنت میں داخل ہونے سے) انکار کر دیا"[8]۔

---

[6] اسے بخاری (۷۲۸۸) اور مسلم (۱۳۳۷) نے روایت کیا ہے۔

[7] یعنی: اسی طرح بدکے جس طرح اونٹ بدک کر اپنے مالک سے دور بھاگ جاتا ہے‘ بدکنے سے مراد: اللہ کی اطاعت سے روگردانی کرنا ہے۔

[8] اسے ابن حبان (۱/۱۹۶-۱۹۷) نے (۱۷) نمبر کے تحت روایت کیا ہے‘ اس کے رواۃ مسلم کے رواۃ ہیں‘ اس حدیث کے شواہد بھی ہیں جن سے اسے تقویت پہنچتی ہے‘ مثلا ابوہریرہ کی مذکورہ حدیث

اللہ تعالی میرے اور آپ کے لئے قرآن کریم کو بابرکت بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے ہر طرح کے گناہوں سے اللہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے استغفار کریں، یقینا وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور خوب معاف کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وكفى، وسلام على عباده الذين اصطفى، أما بعد:

اے مسلمانو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں یہ بھی داخل ہے کہ اختلاف کے وقت آپ کی طرف رجوع کیا جائے، اللہ تعالی فرماتا ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا)

ترجمہ: مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں

اور ابوہریرہ کی وہ حدیث جسے احمد (۲/۳۶۱) وغیرہ نے روایت کیا ہے' اس کی سند شیخین کی شرط پر ہے' جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں حدیث نمبر (۷۲۸۰) کے تحت لکھا ہے۔

مذکورہ حدیث پر شیخ شعیب کے حاشیہ سے اختصار کے ساتھ ماخوذ۔

اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:"لوگوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ پاک کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی کتاب کی طرف رجوع کیا جائے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرنے کا مطلب ہے آپ کی زندگی میں آپ کی ذات کی طرف رجوع کرنا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی احادیث کی طرف رجوع کرنا"[9]۔

نیز یہ بھی جان رکھیں-اللہ آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے- کہ اللہ تعالی نے آپ کو ایک بڑی چیز کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے:

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ: اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔

---

[9] "إعلام الموقعين" باب: دین الہی میں شرعی نصوص کی مخالفت پر مبنی رائے سے فتوی دینا حرام ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:" تمہارے سب سے بہتر دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم پیدا کئے گئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا[10]۔اسی دن چیخ ہو گی[11] ۔ اس لیے تم لوگ اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، کیوں کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"[12]۔اے اللہ !تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت و سلامتی بھیج،تو ان کے خلفاء ،تابعین عظام اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے راضی ہوجا۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما،شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر،تواپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نست ونابود کردے،اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما،اے اللہ! تو ہمیں اپنے ملکوں میں سلامتی عطا کر،ہمارے اماموں اور ہمارے

---

[10] یعنی صور میں دوسری بار پھونک مارا جائے گا' اس سے مراد وہ صور ہے جس میں اسرافیل پھونک ماریں گے' یہ وہ فرشتہ ہیں جن کو صور میں پھونک مارنے پر مامور کیا گیا ہے' جس کے بعد تمام مخلوق اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

[11] یعنی جس سے دنیاوی زندگی کے اخیر میں لوگ بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور سب کے سب مر جائیں گے' یہ بے ہوشی اس وقت پیدا ہو گی جب صور میں پہلی بار پھونک مارا جائے گا' دو پھونک کے درمیان چالیس سالوں کا فاصلہ ہو گا۔

[12] اسے نسائی(۱۳۷۴) ' ابوداود(۱۰۴۷) ' ابن ماجہ(۱۰۸۵) اور احمد(۴/۸) نے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح ابی داود میں اور مسند کے محققین نے(۱۶۱۶۲) کے تحت اسے صحیح کہا ہے۔

حاکموں کی اصلاح فرما،انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔

اے اللہ! جو ہمارے تئیں، اسلام اور مسلمانوں کے تئیں شر کا ارادہ رکھے تو اسے اپنی ذات میں مشغول کردے،اور اس کے مکر وفریب کو اس کے لئے وبال جان بنا۔

اے اللہ ! مہنگائی،وباء،سود،زنا،زلزلوں اور آزمائشوں کو ہم سے دور کردے اور ظاہری وباطنی فتنوں کی برائیوں کو ہمارے درمیان سے اٹھا لے،خصوصی طور پر ہمارے ملک سے اور عمومی طورپر تمام مسلمانوں کے ملکوں سے ،اے دونوں جہاں کے پالنہار!

اے اللہ!ہم سے وبا کو دور فرمادے،ہم مسلمان ہیں۔

اے اللہ! تو تمام مسلمانوں کے حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے اور اپنے دین کو سربلند کرنے کی توفیق سے نواز اور انہیں ان کے رعایوں کے لیے باعث رحمت بنا۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما،اور عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو، اللہ عظیم وبرتر کو یاد کرو وہ بھی تمہیں یاد کرے گا، اس کی نعمتوں پر اس کا شکریہ ادا کرو، وہ تمہیں مزید نوازے گا، یقینا اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے، اللہ تمہارے تمام اعمال سے آشنا ہے۔

از قلم: ماجد بن سلیمان الرسی، ۲۰ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ

شہر جبیل۔ سعودی عرب